QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

خاندانی نظام کے استحکام میں اسلامی تعلیمات کا کردار: ایک موضوعاتی وتجزیاتی مطالعہ

The Role of Islamic Teachings in Strengthening the Family System: A Thematic and Analytical Study

Muhammad Athar Rafique
Lecturer Foundation University, Islamabad Email: athar.rafique@fui.edu.pk
Muhammad Ibrahim
Lecturer, FAST-NUCES, Islamabad

The family system is a fundamental element of stability in any society. In the present era, the growing issues of disruption and disintegration within family systems have emphasized the need for deep attention to this matter. The primary question of this study is: What is the role of Islamic teachings in the stability and reform of the family system, and how can they help address the challenges of modern times.

The study aims to highlight the significance of the family system. This will shed light on the principles of family relationships in the context of Islamic teachings, providing practical suggestions for implementing these teachings in one's life. It will address the challenges faced by the family in modern times, such as separation, lack of respect for parents, and inadequate upbringing of children, along with their causes and solutions.

The study will conclude that Islamic teachings offer comprehensive principles for the stability of the family system, emphasizing justice, love, patience, and the fair distribution of rights and responsibilities. Islam gives clear guidelines on marriage, divorce, inheritance, and the upbringing of children. These teachings not only strengthen family relationships but also contribute to the establishment of a peaceful and balanced society.

An analytical method will be adopted in this research, incorporating references from the Quran and authentic ahadees, writings of Islamic scholars, and studies on contemporary issues. This research will highlight the necessity of adoption of the Islamic teachings in one's life.

Keywords: Islamic family system, parent's rights, children rights.

DOAJ
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor
اردو جرائد اشاریہ
Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تعارف:

اسلامی خاندانی نظام ایک منظم اور متوازن ڈھانچہ ہے جو معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ پر مبنی ہے، جو انسانوں کے فطری تقاضوں اور روحانی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل میں ہم اسلامی خاندانی نظام کی اہمیت، بنیادی اصول، خواتین کا مقام، اور موجودہ دور میں اس کو درپیش چیلنجز کا جائزہ لیں گے۔

خاندانی نظام کی اہمیت

اسلام میں خاندان کو معاشرتی ترقی کا مرکز سمجھا گیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کو سکون، محبت، اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "

"وَمِنۡ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنۡ خَلَقَ لَكُم مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ أَزۡوَٰجٗا لِّتَسۡكُنُوٓاْ إِلَيۡهَا
وَجَعَلَ بَيۡنَكُم مَّوَدَّةٗ وَرَحۡمَةًۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ" [1]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی"

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو اس طرح بنایا کہ وہ تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس کے لیے محبت، قربت، ہمدردی اور سہارے کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہی ضرورت ازدواجی زندگی سے پوری ہوتی ہے۔ مرد و عورت کا جو تعلق ہے، وہ محض جسمانی نہیں بلکہ روحانی، نفسیاتی اور جذباتی قربت کا ذریعہ ہے۔

"تمہاری ہی جنس سے بیویاں"

یہ الفاظ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بیوی شوہر کی طرح انسان ہی ہے، نہ کہ کوئی ادنیٰ مخلوق۔ دونوں برابر ہیں، ایک دوسرے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکیں۔

"سکون حاصل کرو"

نکاح کا مقصد صرف نسل کشی نہیں بلکہ سکون، اطمینان، جذباتی اور نفسیاتی سکون بھی ہے۔ ازدواجی رشتہ انسان کو بے چینی، تنہائی اور غیر محفوظی کے احساس سے نکال کر ایک پُرامن، بااعتماد زندگی کی طرف لے جاتا ہے۔

محبت اور رحمت:"

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان محبت (مودّت) اور رحمت (رحمہ) پیدا کی ہے۔

محبت کا مطلب ہے ایک دوسرے کی طرف کشش، چاہت، خیر خواہی اور دل سے لگاؤ۔ رحمت کا مطلب ہے ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت کرنا، دکھ میں ساتھ دینا، ایثار و قربانی کا جذبہ۔

غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں:

یہ آیت دعوت دیتی ہے کہ لوگ ازدواجی زندگی کے اس نظام میں اللہ کی حکمت کو پہچانیں۔ محض ایک معاشرتی بندھن نہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت، رحمت اور نشانی ہے۔

یہ آیت ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نکاح اور ازدواجی تعلق صرف دنیاوی ضرورت نہیں، بلکہ اللہ کی ایک نشانی، اس کی رحمت اور حکمت کا اظہار ہے۔ اس رشتے میں سکون، محبت اور رحمت کو سمجھنا اور ان کی قدر کرنا مومن کی خوبی ہے۔ یہ رشتہ صرف جسموں کا نہیں، دلوں اور روحوں کا بھی ہے۔

خاندانی نظام کو درپیش چیلنجز

1. مغربی ثقافت کا اثر

مغربی طرزِ زندگی اور میڈیا اسلامی خاندانی اقدار کو متاثر کر رہا ہے، جس سے خاندان میں دراڑیں پڑ رہی ہیں۔ ہر شخص اپنی آزادی اور خواہشات کو مقدم رکھتا ہے، چاہے اس سے خاندان متاثر ہو۔ مغرب میں خاندانی بندھن کمزور ہو چکے ہیں، شادی میں تاخیر، طلاق کی شرح میں اضافہ، اور بے نکاحی رشتے عام ہو چکے ہیں۔ فلمیں، ڈرامے اور سوشل میڈیا ایسی اقدار کو فروغ دیتے ہیں جو اسلامی اخلاقیات سے متصادم ہیں، مثلاً آزادانہ میل جول، جنسی آزادی، اور والدین سے بغاوت۔

اسلامی نقطۂ نظر سے راہنمائی

- قرآن و سنت کی روشنی میں خاندانی نظام کو اپنانا
- اسلامی تعلیمات پر مبنی میڈیا اور تربیتی اداروں کا فروغ
- والدین کی ذمہ داری: دینی ماحول دینا، میڈیا پر نظر رکھنا
- نکاح کو آسان بنانا اور بے جا رسم و رواج سے بچنا
- عورت کی تعلیم و تربیت میں توازن: دنیاوی + دینی

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مغربی ثقافت کی اندھی تقلید نے ہمارے خاندانی نظام کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان شعور کے ساتھ اسلامی خاندانی اقدار کو اپنائیں، میڈیا کے اثرات سے باخبر رہیں، اور نئی نسل کی دینی بنیادوں پر تربیت کریں۔

2. معاشی دباؤ

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری نے عام آدمی کی زندگی کو مشکل بنا دیا ہے۔ آمدنی میں اضافہ نہ ہونے کے باوجود روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس سے گھر کا بجٹ متاثر ہوتا ہے۔ اس مالی دباؤ کی وجہ سے خاندانوں میں چپقلش، بے چینی اور جھگڑوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ والدین بچوں کی ضروریات پوری نہ کر پانے پر احساسِ ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ نوجوان طبقہ ملازمت نہ ملنے کے باعث مایوسی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہا ہے۔ یوں یہ معاشی مسائل صرف مالی ہی نہیں بلکہ نفسیاتی اور سماجی مسائل کو بھی جنم دے رہے ہیں۔

4. اسلامی تعلیمات سے دوری

اسلامی تعلیمات ایک متوازن خاندانی نظام کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، جس میں محبت، برداشت، انصاف اور حقوق و فرائض کی پاسداری کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن جب افراد ان تعلیمات سے دور ہو جاتے ہیں، تو ان کی زندگی میں اخلاقی اقدار کمزور پڑ جاتی ہیں۔ دینی شعور کی کمی کی وجہ سے والدین اور اولاد کے درمیان اعتماد کا رشتہ کمزور ہو جاتا ہے، میاں بیوی کے تعلقات میں بدگمانی اور بے اعتمادی جنم لینے لگتی ہے، اور خاندان میں جھگڑے اور ناچاقیاں بڑھ جاتی ہیں۔ اگر اسلامی اصولوں جیسے حسنِ سلوک، صبر،

مشورہ، عفو و درگزر اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی پر عمل کیا جائے تو خاندانی زندگی خوشگوار بن سکتی ہے۔ اس لیے دینی تعلیمات سے دوری کو خاندانی بگاڑ کی ایک بڑی وجہ سمجھا جا سکتا ہے۔

نکاح خاندانی نظام کی بنیاد

اسلام میں نکاح کو عبادت اور سنت قرار دیا گیا ہے، اور اسے انسانی تعلقات کی پاکیزہ ترین شکل سمجھا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"واتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني"[2]

"اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے"

نکاح صرف ایک معاہدہ نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے، جو میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق اور فرائض کا پابند بناتا ہے۔

خاندانی نظام کے بنیادی اصول

1. حقوق و فرائض کی تقسیم

قرآن مجید نے مرد کو خاندان کا سربراہ قرار دیا ہے، جبکہ عورت کو خاندان کی عزت اور تربیت کا محافظ بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ"[3]

"مرد عورتوں پر نگہبان ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس لیے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔"

اس آیت کی روشنی میں مرد کو خاندان کا سربراہ اور نگہبان مقرر کیا گیا ہے، جبکہ عورت کو خاندان کی عزت، تربیت، اور داخلی نظم و نسق کا امین بنایا گیا ہے۔ یہ تقسیم نہ تو فوقیت کی بنیاد پر ہے، نہ ہی کسی کی برتری یا کمتری کا اظہار، بلکہ یہ انصاف، فطرت، محبت، اور باہمی تعاون پر مبنی ایک متوازن نظام ہے۔ اسلام کا یہ اصول مرد و عورت دونوں کے لیے ان کی فطری صلاحیتوں کے مطابق مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طور پر ادا کر سکیں اور ایک پُرامن و مضبوط خاندان کی بنیاد رکھ سکیں۔

2. والدین کی عزت واحترام

اسلامی تعلیمات میں والدین کا احترام اور خدمت ایک عظیم عبادت شمار ہوتی ہے۔ قرآن مجید والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کے فوراً بعد ذکر کرتا ہے:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا"[4]

"اور تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں 'اُف' تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، بلکہ ان سے عزت سے بات کرو۔

یہ آیت ہمیں نہ صرف والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتی ہے، بلکہ ان کے بڑھاپے میں خاص طور پر نرمی، ادب، اور شفقت سے پیش آنے کی تعلیم دیتی ہے۔ اسلام میں والدین کی خدمت کو ایسی نیکی قرار دیا گیا ہے جس کا بدلہ دنیا و آخرت دونوں میں دیا جاتا ہے۔ والدین کی دعائیں اولاد کے لیے خیر و برکت، رزق، اور کامیابی کا ذریعہ بنتی ہیں، اور ان کی نافرمانی انسان کو اللہ کی ناراضی تک پہنچا سکتی ہے۔

.3 اولاد کی تعلیم و تربیت

والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُم مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[5] "

"تم سب نگران ہو، اور تم سے تمہاری نگرانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا"

دنیا دار العمل ہے اور ہر شخص کو اس کی بساط کے مطابق عمل کا مکلف بنایا گیا ہے، پھر جو شخص اپنے علم، منصب اور مال و جاہ کے لحاظ سے جس قدر وسعت کا حامل ہے اس کی ذمہ داری بھی اسی قدر وسیع ہے، لہذا اس سے مطالبہ ہے کہ اپنی ذمہ داری امانت داری اور دیانتداری سے ادا کرے، کیونکہ اس کے عمل کا سلسلہ صرف اس دنیا تک نہیں ہے بلکہ قیامت کے دن ان سے متعلق سوال ہو گا، بلکہ اس سوال کا دائرہ اس قدر وسیع ہو گا کہ ہر ایک فردِ بشر سے اور ہر ایک چیز سے متعلق سوال ہو گا۔

.4 محبت اور ہم آہنگی

اسلام ایک ایسے خاندانی نظام کی بنیاد رکھتا ہے جو محبت، شفقت، اور قربانی پر قائم ہو۔ قرآن مجید میاں بیوی کے رشتے کو نہ صرف ایک معاہدہ، بلکہ ایک روحانی و جذباتی تعلق قرار دیتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے بھی خاندانی محبت کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا:

" اكمل المؤمنين إيمانا احسنهم خلقا، وخياركم خياركم لنسائهم خلقا " [6]

ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو"

خاندانی نظام میں خواتین کا مقام

اسلام نے خواتین کو خاندانی نظام میں ایک مرکزی مقام دیا ہے۔ ماں کے طور پر انہیں بے پناہ عزت دی گئی:

"الجنة تحت الاقدام الامهات" [7]

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے "

بیوی اور بیٹی کے طور پر بھی خواتین کے حقوق اور ان کی عزت کو یقینی بنایا گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بیٹیوں کی پرورش کرنے والے والدین کو جنت کی خوشخبری دی ہے:

"من كان له ثلاث بنات، يؤويهن، ويكفيهن، ويرحمهن، فقد وجبت له الجنة البتة"،

فقال رجل من بعض القوم: وثنتين، يا رسول الله؟ قال: "وثنتين."[8]

"جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کی رہائش کا بندوبست کرے، ان کی کفالت کرے اور ان پر رحم و کرم کرے تو اس کے لیے ہر صورت میں جنت واجب ہو جائے گی۔" کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور دو بیٹیاں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو ہوں تب بھی۔"

"اسلامی خاندانی نظام کے فوائد

معاشرتی استحکام

کسی بھی معاشرے کے استحکام کے لیے خاندانی نظام اہم کردار کا حامل ہوتا ہے۔ مرد اور عورت خاندانی نظام کے وہ بنیادی کردار ہیں جن سے معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ اسلام وہ دین ہے جس نے خاندانی نظام کے لئے باقاعدہ اصول وضوابط متعین کئے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں اسی طرح ان تمہارے حقوق واجب ہیں۔"[9] مزید فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی حقوق کا ایسا نظام عطا کیا جہاں حقوق و فرائض میں باہمی تعلق و تناسب پایا جاتا ہے۔ کوئی فرد چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو بغیر اپنے فرائض پورے کئے حقوق کا مطالبہ نہیں کر سکتا لہذا کوئی بھی فرد معاشرہ اس وقت تک اپنے حقوق کے لئے آواز بلند نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے فرائض ادا نہ کر چکا ہو۔ یہ اسلام کا وہ بنیادی تصور ہے جس پر خاندانی نظام کی بنیاد ہے۔ حقوق کا تصور چودہ سو سال قبل خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر کیا جا چکا ہے یہ تصور اتنا جامع ہے کہ قیامت تک کسی تغیر تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ اس کے برعکس مغرب میں حقوق کی یہ آواز اٹھارویں صدی میں بلند ہوئی تھی اسکے بعد مغرب نے تہذیبی و تمدنی طور پر جو ترقی کی اسکے نتیجے میں جو معاشرتی تبدیلی رونما ہوئی اس نے مغرب کے خاندانی نظام کو تباہ وبرباد کر دیا ہے یہی تغیر اب ہمارے معاشرے میں بھی تیزی سے رونما ہو رہا ہے جسکے نتیجے میں ہمارا خاندانی نظام زوال پذیر ہو رہا ہے۔ اس کی مثال موجودہ معاشرے میں بڑھتا ہوا طلاق اور خلع کا رجحان ہے۔ جس کی بڑی وجہ Feminist سوچ کی حامل N.G.O's کا خواتین میں بڑھتا ہوا اثر و رسوخ بھی ہے جنکا بنیادی ہدف مسلمان عورت ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں عورت کے حوالے سے استحصالی سوچ موجود ہے اور اسلام کے عطا کردہ بنیادی حقوق سے عورت آج بھی کماحقہ فائدہ حاصل نہیں کر رہی ہے مگر اس کا حل بھی عورت کو دیا گیا ہے کہ اس کے حقوق پورے نہ کئے جا رہے ہوں تو وہ قانونی طریقے سے ادائیگی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ حالیہ 8 مارچ یوم خواتین کے عالمی دن کے موقع پر بعض "نامعلوم" خواتین کی طرف سے جس طرز کے پوسٹرز لہرائے گئے انہیں پڑھی لکھی خواتین اور سیاسی، سماجی حلقوں نے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہ خاتون جس کی گود نسلوں کی امانت دار ہے اور جو بچے کی پہلی تعلیمی، تربیتی درسگاہ ہے، اگر اسے اس انداز سے سوسائٹی کے سامنے پیش کیا جائیگا تو یہ اس کے وقار کو کم کرنے کی شعوری کوشش ہوگی۔ سوسائٹی کے اندر پائی جانے والی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے منہاج القرآن ویمن لیگ نے پریس کلب لاہور کے باہر Women Dignity March کیا اور پاکستان سمیت دنیا بھر کی خواتین کو یہ پیغام دیا کہ عورت باوقار ہے، وہ صبر و تحمل اور شرم وحیاء کا پیکر ہے، حجاب اور چادر اس کا تحفظ ہے، عورت کو وہ حقوق چاہئیں جو اسلام نے دیئے، آئین پاکستان نے دیئے اور جو بین الاقوامی قوانین سے ملتے ہیں۔ ہر ملک، معاشرے کے اپنے تہذیبی، تمدنی معیار ہوتے ہیں، وہ معاشرہ انہی اخلاقی اقدار اور معیار کیساتھ آگے بڑھتا اور مضبوط ہوتا ہے۔ پاکستانی معاشرے کا پہلا یونٹ فرد نہیں خاندان ہے، اسی خاندانی نظام نے معاشرتی، سیاسی، سماجی اقدار کو سنبھالا دے رکھا ہے اور خاندان کی اخلاقی معلم خاتون ہے۔ اگر ہم نے اس معلم اور معاشرے کے بنیادی یونٹ

خاندان کا تحفظ یقینی نہ بنایا تو مستقبل میں قومی سطح پر لاتعداد مسائل اور بحران جنم لیں گے، خاتون کی تعلیم و تربیت کو عصری تقاضوں کے مطابق یقینی بنانا خاندان کی بھی ذمہ داری ہے، سول سوسائٹی کی بھی ذمہ داری ہے اور ریاست کی بھی ذمہ داری ہے، ایک پڑھی لکھی تربیت یافتہ اور اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ ماں اپنی ذمہ داریاں کماحقہ ہو پورا کرنے کے قابل ہو سکے گی۔

موجودہ چیلنجز

.1 مغربی ثقافت کا اثر

موجودہ دور میں مغربی معاشرتی اقدار اور طرزِ زندگی نے دنیا بھر میں، خصوصاً مسلم معاشروں میں گہرا اثر ڈالا ہے۔ ان اثرات میں ظاہری ترقی، آزادیِ رائے، اور انفرادی حقوق کا پرچار شامل ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ خاندانی نظام، باہمی تعلقات، اور اخلاقی حدود کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ اسلامی معاشرت میں خاندان کو ایک بنیادی اکائی کی حیثیت حاصل ہے، جہاں افراد باہم محبت، ذمہ داری، اور احترام کے رشتے میں جُڑے ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مغربی ثقافت میں انفرادیت پسندی (Individualism) کو فوقیت حاصل ہے، جس سے:

والدین اور اولاد کے درمیان فاصلہ بڑھتا ہے،

میاں بیوی کے تعلق میں استقامت کی جگہ وقتی مفادات آجاتے ہیں،

اور خاندانی وحدت کمزور ہو کر محض رسمی تعلقات تک محدود ہو جاتی ہے۔

اسلامی خاندانی نظام محبت، وفاداری، ایثار، اور ذمہ داری کی بنیاد پر قائم ہے، جبکہ مغربی اقدار اکثر آزادی، خود مختاری، اور ذاتی خواہشات کو مقدم رکھتی ہیں۔ نتیجتاً، مسلم معاشروں میں بھی طلاق کی شرح میں اضافہ، والدین کی تنہائی، اور رشتوں میں بے حسی جیسے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان، خصوصاً نئی نسل، مغربی ثقافت کو بغیر تنقید کے اپنانے کی بجائے اسلامی اقدار کو فخر، شعور، اور بصیرت کے ساتھ اختیار کرے، تاکہ خاندانی نظام محفوظ، مضبوط، اور بامقصد رہ سکے۔

.2 معاشی دباؤ

آج کا انسان معاشی مسائل جیسے مہنگائی، بے روزگاری، اور مالی غیر یقینی صورتحال سے گزر رہا ہے، جس کے اثرات صرف فرد تک محدود نہیں بلکہ خاندانی تعلقات تک بھی پہنچ چکے ہیں۔

جب گھر کا کفیل معاشی دباؤ کا شکار ہوتا ہے تو:

- اُس کی طبیعت میں چڑچڑاپن اور بے صبری آجاتی ہے،
- شوہر اور بیوی کے درمیان تناؤ جنم لیتا ہے،
- اور بچوں کی تعلیم و تربیت متاثر ہونے لگتی ہے۔

معاشی مسائل کی وجہ سے بعض اوقات والدین زیادہ وقت کمانے میں مصروف ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں خاندان کے افراد کے درمیان احساسِ قربت، گفتگو، اور باہمی سمجھوتے کی فضا متاثر ہو جاتی ہے۔

اسلام ہمیں صبر، قناعت، اور ایک دوسرے کے لیے سہارا بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

"وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ"[10]

"اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"

یہ تعلیم ہمیں یاد دلاتی ہے کہ رزق کا اصل مالک اللہ ہے، اور وہی اپنی مخلوق کی کفالت کرتا ہے۔ اس لیے خاندانی زندگی میں معاشی تنگی کے وقت ایک دوسرے کا ساتھ دینا، حوصلہ بڑھانا، اور سادہ طرزِ زندگی اپنانا، خاندان کو ٹوٹنے سے بچا سکتا ہے۔

3. ٹیکنالوجی کا غلط استعمال

ٹیکنالوجی بلاشبہ انسانی زندگی میں آسانی اور سہولت لائی ہے، مگر جب اس کا حد سے زیادہ یا غیر مناسب استعمال کیا جائے تو یہ خاندانی رشتوں میں دوری، تنہائی، اور بے توجہی کا باعث بن جاتی ہے۔ آج موبائل فون، انٹرنیٹ، اور سوشل میڈیا نے:

میاں بیوی، والدین اور بچوں کے درمیان براہِ راست گفتگو کو کم کر دیا ہے،

ہر فرد اپنی اسکرین میں محصور اور مصروف ہو گیا ہے،

اور گھریلو وقت، خاندانی کھانے، اور باہمی دلچسپیوں کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

نتیجتاً خاندان کے افراد ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی جذباتی طور پر دور ہو چکے ہیں۔ اسلام ہمیں تعلقات کو جوڑنے، ایک دوسرے کی سننے، اور خلوص سے وقت دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

> " خمس تجب للمسلم على اخيه رد السلام، وتشميت العاطس، وإجابة الدعوة، وعيادة المريض، واتباع الجنائز "[11]
>
> "ایک مسلمان کے لیے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کے لیے رحمت کی دعا کرنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔"

یہ حدیث اس بات کی علامت ہے کہ ذاتی تعلق اور عملی موجودگی ایک دوسرے کے لیے اہم ہے۔ آج ہمیں ٹیکنالوجی کے استعمال میں اعتدال، نظم، اور مقصدیت لانے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا خاندان محبت، توجہ، اور گفت و شنید کی فضا سے محروم نہ ہو۔

4. تعلیم کی کمی

خاندانی نظام کی کمزوری کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ جب افراد کو خاندان کی اہمیت، ذمہ داریوں، اور باہمی حقوق کا علم نہ ہو، تو وہ رشتوں کو محض وقتی ضرورت یا مجبوری سمجھتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات خاندانی ڈھانچے کو مضبوط کرنے پر زور دیتی ہیں، مگر بدقسمتی سے بہت سے لوگ دینی و اخلاقی تعلیم سے محروم ہیں، جس کے باعث:

- والدین کا احترام کم ہوتا جا رہا ہے،
- میاں بیوی کے تعلق میں برداشت اور فہم کی کمی آتی ہے،
- اور نئی نسل خاندانی رشتوں کو بوجھ سمجھنے لگتی ہے۔

اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے خاندانی تربیت، دینی شعور، اور معاشرتی آگاہی کو فروغ دینا ناگزیر ہے، تاکہ افراد خاندانی نظام کو بوجھ نہیں بلکہ ایک نعمت سمجھیں۔

خاندانی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے تجاویز

1. **اسلامی تعلیمات پر عمل**

خاندانی مسائل کو حل کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو زندگی میں نافذ کریں۔

2. **گفتگو اور مشاورت**

خاندان کے افراد کے درمیان مسائل کو حل کرنے کے لیے کھلی گفتگو اور مشاورت کو فروغ دیں۔

3. **تعلیم و تربیت**

خاندانی نظام کی اہمیت اور اسلامی اصولوں کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔

4. **معاشی استحکام**

حکومت اور معاشرتی ادارے خاندانوں کو معاشی دباؤ سے نکالنے میں مدد فراہم کریں۔

نتائج

1. اسلامی خاندانی نظام ایک مکمل اور متوازن نظام ہے جو نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کے استحکام کا ضامن ہے۔
2. حقوق و فرائض کی تقسیم خاندان کے استحکام کے لیے ضروری ہے، کیونکہ اس سے ہر فرد اپنی ذمہ داری بہتر طور پر نبھا سکتا ہے۔
3. مغربی ثقافت اور میڈیا کے اثرات خاندانی نظام کو کمزور کر رہے ہیں، لہٰذا اسلامی اقدار کو مضبوط کرنا وقت کی ضرورت ہے۔
4. تعلیم و تربیت اسلامی خاندانی نظام کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، اور والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیم دیں۔
5. خاندانی نظام کی مضبوطی کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا لازمی ہے، تاکہ باہمی محبت، عزت، اور قربانی کے جذبات کو فروغ دیا جا سکے۔

---

[1]. Sūrat al-Rūm, 30:21

[2] Muḥammad ibn Ismāʿīl Al-Bukhārī, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 5063.

[3] Sūrat al-Nisāʾ, 4:34.

[4] Sūrat al-Isrāʾ, 17:23.

[5] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 7138.

[6] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī*, Kitāb al-Raḍāʿ, Bāb mā jāʾa fī ḥaqq al-marʾah ʿalā zawjihā, ḥadīth no. 1162.

[7] Rāyshahrī, Muḥammadī, *Mīzān al-Ḥikmah*, vol. 10, p. 712.

[8] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Adab al-Mufrad*, p. 14.

[9] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī*, Bāb mā jāʾa fī ḥaqq al-marʾah ʿalā zawjihā, ḥadīth no. 1163.

[10] Sūrat al-Dhāriyāt, 51:22.

[11] Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 2162 (ʿAbd al-Bāqī numbering).